مدارس دینیہ ...... تاریخ ساز علمی ادارے

جامعہ فاروقیہ شجاع آباد ملتان میں منعقدہ تحفظ دینی مدارس کانفرنس سے حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا خطاب

ہم پاکستان بنانے والوں کی اولاد ہیں: ہم ملکی سلامتی کی وجہ سے بہت زیادہ خاموش ہیں۔ بولتے نہیں ہیں۔ ورنہ ہم نے بولا تو آپ کو جواب دینا مشکل ہو جائے گا۔ ہمیں ملک کا مفاد عزیز ہے۔ ہم نے اس ملک کے لئے خون دیا ہے اور آئندہ بھی دیں گے۔ ہم پاکستان بنانے والوں کی اولاد ہیں، اس پاکستان، کا پہلا جھنڈا شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ نے لہرایا، قائد اعظم مرحوم سے پوچھا گیا کہ آپ کے ساتھ پاکستان بنانے کی تحریک میں کوئی مولوی بھی ہے؟ قائد اعظم نے جواب دیا، میرے ساتھ ایک ایسا عالم ہے کہ اگر پورے برصغیر کے علماء کا علم ایک پلڑے میں رکھا جائے اور اس کا علم ایک پلڑے میں رکھا جائے، اس اکیلے کے علم کا پلڑا بھاری ہو جائے گا۔ پوچھا گیا، قائد اعظم وہ کون؟...... کہا، مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ۔ یہ قائد اعظم نے کہا۔ جب پہلی پرچم کشائی آئی ڈھاکہ میں اور کراچی میں، قائد اعظم نے کہا، میں نہیں لہراؤں گا، یہاں علامہ شبیر احمد عثمانی اور ڈھاکہ میں مولانا ظفر احمد عثمانی جھنڈا لہرائیں گے، یہ دونوں ہمارے بزرگوں میں سے ہیں۔ یہ قائد اعظم کا اقرار و اعلان تھا کہ اگر یہ علماء میرے ساتھ نہ ہوتے تو پاکستان نہ بنتا۔

پاکستان...... ہمارا پیارا ملک: پاکستان کے پہلے آئین کی بنیاد، قرارداد مقاصد، تمام مکاتب فکر کے علماء نے مہیا کی ہے، پاکستان کو قبلہ آئین کے اعتبار سے ان علماء نے دیا ہے اور یہ قائد اعظم کا اقرار ہے، میرے دادا حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھریؒ نے اس فتوے پر دستخط کئے تھے جو پاکستان کے قیام کی تحریک کا فتویٰ تھا اور انہوں نے اس قراردادِ مقاصد کو مرتب کیا تھا، جس کے لئے کراچی میں ہر مکتب فکر کی ٹیم اکٹھی ہوئی تھی اور انہوں نے پہلی دستور ساز اسمبلی کے لئے قراردادِ مقاصد تیار کی تھی، میرے دادا اس قراردادِ مقاصد کو مرتب کرنے والوں میں شامل ہیں۔ ہم پاکستان بنانے والوں کی اولاد ہیں، ہمیں یہ ملک عزیز ہے، کوئی اس ملک کا چاچا ماما، ملک کا ٹھیکیدار ہم سے زیادہ نہ بنے، کسی کو اپنی سیاست کے لئے، تجارت وصنعت کے لئے ملک عزیز ہوگا، مگر وہ بھی میری طرح بہت سارے ہوں گے، جو کہتے ہیں کہ سیاست تجارت بعد میں ہے، ملک پہلے ہے۔ ملک ہوگا تو

سیاست تجارت بھی ہے، صنعت بھی ہے، مدرسہ بھی ہے، مسجد بھی ہے، مولوی بھی ہے، اس لئے ہمیں سب سے زیادہ عزیز اپنا پاکستان ہے۔ اپنا ملک ہمیں پیارا ہے۔ ہم اپنے بچوں میں حب الوطنی کا جذبہ بھرتے ہیں اور میں نے کہا، خاکم بدہن، اگر پاکستان پر بُرا وقت آیا تو آپ کو یہ بچے اور طلباء فوج سے آگے نظر آئیں گے، پیچھے نہیں آئیں گے، انشاء اللہ یہ نظریاتی سرحدوں کے بھی محافظ ہیں، اور یہ جغرافیائی سرحدوں کے بھی محافظ ہیں۔

مدارس کی خدمات قابل ستائش ہیں: آج ہم نے آپ کے سامنے اپنا مقدمہ پیش کیا ہے، آپ سروے کرائیں کہ کسی تھانے میں، کسی مدرسے کے خلاف پورے سال میں کوئی پرچہ درج ہوا ہے؟ کوئی ایف آئی آر درج ہوئی ہے؟ اور پوچھیں اپنے تھانے سے کہ تم سب سے زیادہ پرسکون کن لوگوں سے ہو؟ آج تک انہوں نے بسوں کے ڈرائیوروں کے گریبان نہیں پکڑے، آج تک ان کے ہاتھ اپنے استادوں کے گریبان تک نہیں پہنچے، آج تک کسی مدرسے کو کھلوانے کے لئے کسی پولیس کو بلوانا نہیں پڑا، کراچی یونیورسٹی پر کتنا عرصے تک رینجرز اور پولیس کا پہرہ رہتا ہے، پھر تم اس مدرسے کے خلاف چڑھائی کیوں کرتے ہو؟ دن رات اس کو بدنام کیوں کرتے ہو؟ چاہئے تو یہ تھا کہ پوری قوم ان کو سلام کرتی کہ تم نے پاکستان کو قرآن کا حافظ دیا ہے، قرآن کا قاری دیا ہے، تم نے اس کو دین کا عالم دیا ہے، تم نے اس کو پاکستان کی حفاظت کے لئے جان دینے والا دیا ہے، تم نے یہاں ایک چھت کے نیچے سرائیکی، غیر سرائیکی، پنجابی، پٹھان، بلوچی کو پڑھا کر قومی وحدت کو فروغ دیا ہے، تم نے عورتوں میں تعلیم کو عام کیا ہے، تم نے غریبوں کے بچوں کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کیا ہے، تم نے پچیس لاکھ کے کھانے پینے، روٹی، کپڑے، مکان کا خرچہ اٹھایا ہے، اور تم نے اپنی مدد آپ کے تحت اسلام کی روایات اور تہذیب کو برقرار رکھا ہے، تم مغربی دنیا کے ایجنڈے کے مقابلے میں کھڑے ہو، چاہئے تو یہ تھا کہ قوم ہمیں سلام کرتی مگر ہماری کردار کشی کی جارہی ہے۔

پاکستان کے اسلامی آئین کی حفاظت ضروری ہے: یاد رکھئے کہ اس وقت عالمی قوتوں کا ہدف پاکستان کا آئین ہے، پاکستان کے آئین کو وہ سیکولر بنانا چاہتے ہیں، اس کے آئین سے اسلام کو نکالنا چاہتے ہیں، اس کے آئین سے اسلامی دفعات کو نکالنا چاہتے ہیں، یہ آپ قومی نمائندوں کا سب سے زیادہ فرض ہے کہ آپ اسلام کا، جو اسلام آئین میں ہے، اس آئین کا تحفظ کریں اور سب سے بڑی ذمہ داری پیپلز پارٹی پر آتی ہے اور باقی تمام جماعتوں پر بھی یہ ذمہ داری آتی ہے، کیونکہ بھٹو کے دور میں یہ آئین ۷۳ء کا منظور ہوا تھا، بڑی محنت سے تمام پارٹیوں نے باہمی تعاون سے اس کو بنایا تھا۔

پاکستان اسلام کے لئے: آج یہ آواز اٹھ رہی ہیں کہ اس ملک کو سیکولر بنایا جائے، مذہب کا ریاست سے کیا تعلق ہے؟ اور اس کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان نہیں، صرف جمہوریہ پاکستان ہونا چاہئے۔ اس کے آگے آپ کو اور مجھے بھی دیوار بننا ہے۔ اس لئے کہ ہمارے لاکھوں لوگوں نے قربانیاں دی تھیں، اسلام کے لئے، پاکستان کا مطلب کیا، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ...... آج ہم جن لوگوں کو کہتے ہیں کہ اسلام کے لئے ہتھیار نہ اٹھاؤ، اسلام کے لئے مسلح جدوجہد نہ کرو، قانون ہاتھ میں نہ لو تو ہماری دلیل یہ ہوتی ہے کہ یہ حکمران غلط ہو سکتے ہیں مگر پاکستان کا آئین غلط نہیں ہے۔ آئین اسلامی ہے اگرچہ حکمرانوں نے اس کو نافذ نہیں کیا۔ اس

لئے تم حکمرانوں کے خلاف اگر اٹھو گے یہ ریاست کے خلاف ہوگا، ہم آئینی جدوجہد پر امن جدوجہد کے ذریعے اسلامی نظام کو لائیں گے، ہم کسی مسلح جدوجہد کی حمایت نہیں کریں گے، کیونکہ پاکستان کا آئین اس ملک میں اسلام کی بالادستی کا آئین بنتا ہے۔ پاکستان کا آئین ہدف ہے اور پاکستان کا ایٹمی پروگرام دشمنوں کا ہدف ہے۔ اس کا ایٹم بم ان کی نظر میں ہے اس لئے کہ واحد اسلامی ملک ہے۔

دشمنوں کا ہدف پاکستان کا ایٹم بم: میں نے پرسوں وزیر اعظم کی موجودگی میں اسلام آباد میں کہا کہ پاکستان کا ایٹم بم صرف سترہ کروڑ پاکستانیوں کی ضرورت ہی نہیں ہے، پچیس سے تیس کروڑ ہندوستان کے مسلمانوں کی بھی ضرورت ہے اور پورے عالم اسلام کی بھی ضرورت ہے کیونکہ میں کئی ملکوں میں گیا ہوں، میں ایک دن مراکش میں تھا، وہاں کے کنگ کی دعوت پر پوری دنیا کے مسلمان مفکر دانشور آئے تھے، میرا تعارف ہوتا، میں پاکستانی ہوں، وہ فوراً پاکستان کے لئے دعائیں کرتے اور مجھے مصر کے ایک سابق وزیر نے کہا، ہم جتنا مصر کا استحکام چاہتے ہیں، اتنا پاکستان کا استحکام چاہتے ہیں، ہم میں سے کسی کے پاس ایٹم بم نہیں ہے، پاکستان کے پاس ایٹم بم ہے۔ یہ پوری امت مسلمہ کی امانت ہے۔ یہ ایٹم بم پاکستان کا عالمی قوتوں کا نشانہ اور ہدف ہے اور تیسرا پاکستان کی جذبے سے جوان، بھرپور فوج جو دشمنوں کا ہدف ہے، اتنی مضبوط فوج کسی کے پاس نہیں ہے۔ یہی جذبے والی فوج جو جذبۂ جہاد سے سرشار ہو کر لڑتی ہے۔

جہاد کی تعلیم اور ٹریننگ: ضمناً بات آئی، وقت زیادہ ہو گیا، میں بات بھی ختم کرتا ہوں، ایک دفعہ باہر کی پریس کا ایک نمائندہ آیا مجھ سے بڑا لمبا انٹرویو کیا، مجھے بار بار کہے، مولانا آپ مدرسے میں جہاد کی تعلیم دیتے ہیں؟ میں نے کہا، دیتے ہیں۔ تو کہتا ہے اگر حکومت سے کہے کہ آپ اپنے مدرسوں میں جہاد کی تعلیم نہ دیں تو آپ مان لیں گے؟ میں نے کہا، حکومت سے ہمارے مذاکرات دن رات چل رہے ہیں، آج تک انہوں نے کبھی ہم سے نہیں کہا۔ کہنے لگا، اگر اب کہیں؟ میں نے کہا، آپ نے مشورہ دیا ہے.....؟؟ خاموش ہو گیا۔ میں نے کہا کہ ہمیں آج تک حکومت نے نہیں کہا کہ آپ مدرسے میں جہاد نہ پڑھائیں اور حکومت کیسے کہے گی، صرف ہم نہیں پڑھاتے، یہ تو اسکولوں میں بھی پڑھایا جاتا ہے۔ جہاد کا سبق اور اس کا چیپٹر تو اسکول اور کالج کی تعلیم میں بھی موجود ہے۔ سورۃ ممتحنہ، سورۃ توبہ نصاب میں شامل ہیں، وہاں بھی جہاد کے احکامات آتے ہیں۔ پھر بار بار مجھ سے کہے تو میں نے اس کو کہا، اس زمانے میں پرویز مشرف پریزیڈنٹ تھے، میں نے کہا، یار بات سنو، ہم جہاد کی تعلیم دیتے ہیں، تھیوری پڑھاتے ہیں، جہاد کی ٹریننگ نہیں دیتے، اور جہاد کی تعلیم بطور علم، بطور تحقیق یہ کوئی بری بات نہیں۔ اگر تمہاری یونیورسٹیوں میں ایٹم بم بنانے کا طریقہ پڑھایا جاتا ہے، آپ کہیں گے کہ آپ دہشت گردی کی تعلیم دے رہے ہیں؟ آپ کہیں گے...... یہ تو تھیوری ہے، ایک علم ہے، یک نالج ہے، یہ تو آنا چاہئے۔ میں نے کہا، جس طرح دنیا کے ادارے ایٹم بم بنانے کے طریقے پڑھائیں وہ غلط نہیں، اگر ہم جہاد کی تعلیم دیں تو وہ بھی غلط نہیں۔ ہم تھیوری پڑھاتے ہیں جہاد کی ٹریننگ نہیں دیتے۔ پرویز مشرف آپ کے دوست ہیں؟ کہتا ہے ہاں، امریکہ کے دوست ہیں۔ میں نے کہا، پرویز مشرف کو امریکا اپنا دوست سمجھتا ہے۔ مدرسوں

والے مولوی تو صرف جہاد پڑھاتے ہیں، پرویز مشرف تو جہاد کی ٹریننگ دیتے ہیں۔ وہ کہتا ہے وہ کیسے؟...... میں نے کہا، ہر فوجی چھاؤنی پر لکھا ہوا ہے۔ "ایمان، تقویٰ، جہاد فی سبیل اللہ"...... اور وہ فوج کے سربراہ ہیں اور یہ فوج کا ماٹو ہے۔ ظاہر ہے کہ چھاؤنی کے اندر جہاد کی ٹریننگ ہوگی، تبھی تو باہر لکھا ہوا ہے تو اگر وہ جہاد کی ٹریننگ دینے کے باوجود دہشت گرد نہیں ہیں تو ہم جہاد کی تعلیم دے کر دہشت گرد کیسے بن گئے؟

جہاد...... اللہ کا حکم ہے! اور یہ تعلیم بھی ہم اس لئے دیتے ہیں کہ ہمارے قرآن کا حکم ہے۔ تم جہاد کا مطلب سمجھو، جہاد کا معنی، کسی بے گناہ کو مارنا نہیں ہے۔ جہاد بڑے وسیع مفہوم میں ہے اور اس کی بڑی شرائط ہیں، بڑی حدود و قیود ہیں، جس معنی میں تم جہاد لیتے ہو وہ جہاد نہیں ہے، ہم جس معنی میں پڑھاتے ہیں وہ تو امن اور پیس کا ہے۔ وہ تو یہ کہتا ہے تمہاری دشمن سے لڑائی ہو تو، اس وقت بھی دشمن کی عورتوں کو نہ مرو، ان کی شہری آبادی پر حملہ اور اٹیک نہ کرو، ان کے بوڑھوں کو نہ مارو، ان کے بچوں کو نہ مارو، جنگ سے لاتعلق لوگوں کو کچھ نہ کہو اور سول آبادی کو نشانہ نہ بناؤ اور کسی مذہب کی عبادت گاہ کو نشانہ نہ بناؤ، یہ دین تو جنگ میں بھی پیس کی تعلیم دیتا ہے، دنیا میں کہیں بھی ایسا نہیں ہے۔ جہاد کی تعلیم تو ہم دیتے ہیں اور انشاء اللہ دیتے رہیں گے، کیونکہ یہ قرآن کا حصہ ہے اور میں نے اس سے کہا کہ ہمارا یہ یقین و ایمان ہے کہ قرآن کے کسی حکم کو اور اللہ کے حکم کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بدل سکتے تو ہم کہاں بدل سکتے ہیں؟ کیوں بھی کوئی بدل سکتا ہے اللہ کے حکم کو؟ جب اللہ نے قرآن میں جہاد کی آیتیں اتاری ہیں تو اس کا کون انکار کرسکتا ہے؟ البتہ اس کا انطباق، اس کا مفہوم، اس کی تعریف وہ نہیں ہے جس طرح آج دنیا میں پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے جو صحیح معنی میں جہاد ہے، وہ اللہ کا حکم ہے، ہم اس کی تعلیم دیتے تھے، دیتے ہیں اور دیتے رہیں گے۔

میں آپ حضرات کا پھر شکر گزار ہوں آپ تشریف لائے، میں نے مدارس کا مقدمہ آپ کے سامنے پیش کیا، اس کے نصاب تعلیم، نظام تعلیم کو آپ کے سامنے رکھا، اس کے نصاب تعلیم میں دینی تعلیم بھی ہے، میٹرک تک عصری تعلیم بھی ہے، کمپیوٹر کی تعلیم بھی ہے، اب ہم نے مدرسے میں فنی تعلیم دینا بھی شروع کی ہے...... ایجوکیشن بھی ہم دے رہے ہیں۔

مدارس کا مقصد: ہمارا مقصد دراصل ڈاکٹر بنانا، انجینئر بنانا، سائنسدان بنانا ہے ہی نہیں۔ آج تک میڈیکل، یونیورسٹی سے یہ نہیں کہا گیا کہ تم نے کوئی سائنسدان کیوں تیار نہیں کیا، کسی لاء کالج کو یہ نہیں کہا گیا کہ تم نے آج تک انجینئر کیوں نہیں پیدا کیا، کیونکہ ان کا مقصد ہی الگ ہے۔ ہمارا مقصد بھی دینی علوم کا ماہر پیدا کرنا ہے۔ مدرسوں کا مقصد ڈاکٹر، انجینئر، سائنسدان بنانا ہے ہی نہیں، ہاں عصری تعلیم میٹرک ہے، تاکہ آج کے حالات سے واقفیت ہو، اس سے ہمیں انکار نہیں ہے، ہم دے رہے ہیں، مزید انشاء اللہ آگے دیں گے۔

مدارس کی حمایت میں آواز اٹھائیں: اللہ تعالیٰ آپ کا آنا مبارک فرمائیں۔ میں فرداً فرداً آپ حضرات کا، منتظمین کا، میزبانوں کا اور تمام مہمانوں کا شکر گزار ہوں، آپ تو بے پناہ مصروف ہوتے ہیں، ہماری درخواست پر آئے ہیں۔ آپ مدرسوں کو اپنا ادارہ سمجھیں، مدرسوں کے لئے آپ کو آواز اٹھانی چاہئے، آپ کی آواز میں طاقت ہماری آواز سے زیادہ ہے۔ ہم فریق ہیں اور آپ ہوں گے تو غیر جانبدارانہ رائے ہوگی۔ اللہ تعالیٰ آپ کا آنا مبارک فرمائے۔ وما علینا الا البلاغ